افادات: حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا مختلف جماعتوں سے خطاب

میں ان کو کہتا ہوں جو اپنے آپ کو فقہا سے موسوم کرتے ہیں اور تقلید میں جامد ہیں:

ان تک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث میں سے کوئی حدیث اسناد صحیح کے ساتھ پہنچی ہے اور گو فقہائے متقدمین میں سے ایک کثیر جماعت اسے اختیار کرنے کی طرف گئی ہے' لیکن ان فقہائے جامدین کو اسے اختیار کرنے سے باز رکھتی ہے ان لوگوں کی تقلید جو اسے اختیار کرنے کے حق میں نہ تھے اسی طرح میں ان ظاہریہ سے کہتا ہوں جو ان فقہا کا انکار کرتے ہیں جو علم کے حاملین اور اہل دین کے ائمہ ہیں' یہ سب کے سب (فقہائے جامدین اور ظاہریہ) غلطی' حماقت اور گمراہی پر ہیں اور حق ایک ایسا امر ہے جو بین بین ہے۔

میں مشائخ کی اولاد سے جو استحقاق کے بغیر اپنے آباؤ اجداد کی گدیوں پر بیٹھتے ہیں' کہتا ہوں: اے لوگوں تمہیں کیا ہو گیا ہے' تم نے گروہ اور پارٹیاں (احزاب) بنالی اور ہر شخص اپنی رائے پر چلتا ہے' تم نے وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے' جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے نازل کیا تھا' اور وہ لوگوں کے لئے رحمت' لطف وعنایت اور ہدایت ہے تم میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو امام بنالیا ہے وہ لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور اپنے آپ کو ہادی ومہدی سمجھتا ہے حالانکہ وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے ہم ان سے راضی نہیں جو لوگوں سے اس غرض سے بیعت لیتے ہیں کہ وہ اس طرح تھوڑی سی پونجی حاصل کریں یا تحصیل علم کے ساتھ دنیاوی اغراض کو ملادیں' کیونکہ جب تک ارباب ہدایت کی مشابہت اختیار نہ کی جائے' دنیا حاصل نہیں ہوتی' ہم ان سے بھی راضی نہیں جو اپنے آپ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور اپنی حسب مرضی ان کو احکام دیتے ہیں۔ یہ راہزن' دجال' کذاب' فریب خوردہ اور فریبی ہیں' ان سے بچو' ان سے بچو اور صرف اسی کی اتباع کرو جو اللہ کی کتاب اور اسکے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف بلاتا ہے' اور اپنے آپ کی طرف نہیں بلاتا۔ ہم مجلسوں اور محفلوں میں صوفیا کے اشارات کی نشر واشاعت سے بھی راضی نہیں' ہمارے راضی ہونے کی بات ''اِحسان'' ہے' کیا تمہارے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول میں نصیحت وعبرت نہیں۔

وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله (الانعام/ ۵۳)

یہ میری سیدھی راہ ہے' سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہوں پر وہ اس کی راہ سے تمہیں دور کر دیں گی۔

میں طالب علموں سے کہتا ہوں: اے نادانو! تم جو اپنے آپ کو علماء سے موسوم کرتے ہو' تم یونانی علوم' صرف نحو معانی میں مشغول ہو اور سمجھتے ہو یہی علم ہے' درحقیقت علم ہے اللہ کی کتاب کی آیات محکمات کہ تم ان کے مشکل الفاظ کی تفسیر'

ان کا سبب نزول اوران کے دقیق مباحث کی تاویل جانو اور علم ہے رسول اللہ کی ''قائم سنت'' کہ تم یہ محفوظ کرو کہ آپ نے کیسے نماز پڑھی اور وضو کیا' آپؐ نے کیسے روزہ رکھا' حج کیا اور جہاد کیا' آپؐ کیسے کلام فرماتے تھے' اور زبان کو کیسے (ناپسندیدہ) باتوں سے روکتے تھے۔ آپؐ کے کیسے اخلاق تھے' تم حضورﷺ کی ہدایت کیا اتباع کرو اوران کی سنت پر عمل کرو۔ تم جن چیزوں میں مشغول ہو اوران میں تم حد سے بڑھ گئے ہو یہ علم آخرت نہیں بلکہ علوم دنیا ہے۔ تم فقہاء کی ترجیحات واستحسانات اوران کی تفصیلی بحثوں میں منہمک ہوگئے ہو۔ علوم آلیہ (وہ علوم جو بطور ذرائع کے ہیں دوسرے علوم کے حصول کے لئے' جیسے منطق وغیرہ) کو مستقل علوم سمجھ کر ان میں مشغول نہ ہو انہیں علوم آلیہ ہی سمجھو' کیا اللہ نے تم پر واجب نہیں کیا کہ تم علم کی نشر واشاعت کرو' کہ مسلمانوں کے علاقوں میں اسلامی معاشرے کا ظہور ہو' لیکن تم اسلامی شعائر کو بروئے کار نہیں لائے' تم زائد چیزوں میں پڑ گئے اور تم نے اسی کو لوگوں کی نظروں میں حق ودین کا مطلوب بنا کر پیش کیا' کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ علاقے علماء سے خالی ہوگئے ہیں' اور علماء ہیں تو ان سے اسلامی شعائر کے ظہور میں مدد نہیں ملتی۔

<u>میں واعظوں' عبادت گزاروں اور خانقاہوں میں بیٹھنے والوں سے کہتا ہوں:</u> اے زاہدو! تم ہر نشیب وفراز سے گزرے ہو اور تم نے ہر رطب ویابس کو سمیٹنا ہے۔ تم نے لوگوں کو جعلی اور باطل چیزوں کی طرف بلایا اور لوگوں کو تنگی میں ڈالا۔ حالانکہ تمہیں تو بھیجا گیا تھا آسانی پیدا کرنے کے لئے نہ کہ تنگی کے لئے۔ تم عاشقوں میں سے مغلوب الحال افراد کے کلام سے چمٹ گئے اور عاشقوں کے کلام سے تو کچھ پلے نہیں پڑتا' تم نے وسوسوں کو اچھا سمجھا اور اسے احتیاط کا نام دیا' تمہارے بارے میں اللہ کی مرضی تو یہ تھی کہ تم ''احسان'' کو اس کے دونوں جزوں کے ساتھ سمجھو جزو اعتقادی اور جزو عملی دونوں کے ساتھ تم اس ''احسان'' کو مغلوب الاحوال اور مکاشفوں والوں کے اشارات سے مخلوط کئے بغیر حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی طرف بلاؤ' کیا تم نہیں جانتے کہ ساری کی ساری رحمت اور پوری کی پوری ہدایت اس میں ہے' جو تمہارے لئے حضرت محمدﷺ لے کر آئے کیا جو کچھ تم کرتے ہو آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ ایسا کرتے تھے؟

<u>میں بادشاہوں سے کہتا ہوں:</u> اے بادشاہو! اس زمانے میں ملاء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ تم تلواریں کھینچ لو اور اس وقت تک انہیں نیام میں نہ ڈالو جب تک اللہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان دوٹوک فیصلہ نہ کردے اور جب تک سرکش' فاسق اور کافر اپنے میں سے کمزوروں سے جا کر نہ مل جائیں' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وقاتلوھم حتیٰ لاتکون فتنة ویکون الدین کلہ اللہ** (الانفال ر ۳۹) '' تم ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کا ہو جائے''

جب یہ دوٹوک فیصلہ ہو جائے (اور مشرکین کو شکست ہو) تو ملاء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ تم ہر سمت میں اور ہر تین یا چار دن کی منزل پر ایک عادل امیر مقرر کرو' جو ظالم سے مظلوم کا حق لے' حدود اللہ قائم کرے اور اس کی کوشش ہو کہ لوگوں

میں فساد نہ ہو نہ لڑائی' نہ ارتداد اور کبیرہ گناہ۔ اسلام پھیلے اور اس کے شعائر کا ظہور ہو وہ امیر ہر ایک سے ایک کے فرائض منصبی پورے کرائے۔ ہر علاقے کے امیر کا اپنے علاقے کی اصلاح کرنے پر قدرت رکھے۔ یہ رعب ودبدبہ اس لئے نہ ہو کہ اس کی بناء پر من مانی کرے اور بادشاہ وسلطان کی نافرمانی کرے۔

بادشاہ کو چاہیے کہ وہ ہر بڑی اقلیم میں ایک امیر مقرر کرے' جس کے ذمے صرف لڑائی کے امور ہوں اس کے ماتحت بارہ ہزار مجاہد ہوں' وہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں اور ہر باغی اور سرکش سے لڑیں جب یہ ہو جائے تو ملاء اعلیٰ کی مرضی یہ ہے کہ وہ امیر خاندانی زندگی کاروباری معاملات کے معاہدوں اور ایسے ہی دوسرے امور کے نظاموں کو جانچے پرکھے' تاکہ ہر چیز شرع کے موافق ہو جائے اور لوگوں کو پوری طرح امن نصیب ہو۔

میں امراء سے کہتا ہوں: اے امیرو! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے' تم فانی لذتوں میں منہمک ہو اور تم نے رعایا کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے کہ اس میں سے بعض بعض کو کھاتے رہیں' شرابیں کھلے بندوں پی جاتی ہیں اور تم اسے برا نہیں سمجھتے' زنا' شراب خوری اور جوا بازی کے لئے مکان بنائے جاتے ہیں اور تم ان کو نہیں توڑتے بڑے بڑے علاقے ہیں' جہاں چھ سو سال سے زیادہ عرصے سے کبھی کوئی حد نہیں جاری کی گئی' جس کو تم کمزور پاتے ہو' اسے ہڑپ کر لیتے ہو' جسے قوی پاتے ہو اسے چھوڑ دیتے ہو' تمہارے خیالات لذیذ کھانوں' عورتوں کی لطافتوں' کپڑوں اور مکانوں کے حسن وخوبی کے لئے وقف ہو کر رہ گئے ہیں' تم نے کبھی سر اونچا کر کے اللہ کی طرف توجہ نہیں کی' تم اس کا اپنی زبانوں سے صرف اپنی حکایتوں کے دوران ذکر کرتے ہو' گویا کہ تم محض اللہ کا نام لینے سے زمانے میں انقلاب چاہتے ہو' تم کہتے ہو کہ اللہ اس پر قادر ہے اور تمہاری اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ زمانے میں اس طرح انقلاب آ جائے گا۔

میں فوجیوں سے کہتا ہوں: اے فوجیو! اللہ نے تمہیں جہاد کے لئے باہر نکالا تھا تاکہ تم کلمہ حق کو ظاہر کرو اور شرک اور اہل شرک کو دباؤ' تم نے رباط الخیل (لڑائی کے لئے گھوڑے باندھنا) اور اسلحہ بندی کو ایک ذریعہ معاش بنا لیا ہے اور اس کے ذریعے بغیر جہاد کی نیت اور قصد کے تم زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرتے ہو' تم شراب اور بھنگ پیتے ہو' تم نے داڑھیاں منڈوا رکھی ہیں' مونچھیں بڑھالی ہیں' لوگوں پر ظلم کرتے ہو اور جہاں سے بھی مل جاتا ہے بے پرواہ ہو کر کھاتے ہو' خدا کی قسم تم عنقریب اللہ کی طرف لوٹو گے' پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے' تمہارے بارے میں اللہ کی مرضی یہ ہے کہ تم غازیوں میں سے جو صالحین ہیں' ان کا لباس پہنو' داڑھیاں بڑھاؤ' مونچھیں کٹواؤ' پانچ وقت کی نماز پڑھو' لوگوں کے معاملے کے بارے میں اللہ سے ڈرو' جنگ وقتال اور مصیبت میں صبر کرو' نمازوں میں جو رخصتیں ہیں' جیسے قصر' جمع' سنتوں کا ترک' اور تیمم' ان پر مضبوطی سے عمل کرو' فرائض پر سختی سے جمے رہو اپنی نیتوں کو اچھا کرو' تمہارا پروردگار تمہارے خاندان کو برکت دے گا اور تم کو تمہارے دشمنوں پر فتح دے گا اور تم کو تمہارے دشمنوں پر فتح دے گا۔

میں دست کاریوں اور حرفت پیشہ والوں سے کہتا ہوں: تمہاری امانتیں ضائع ہو گئیں تم نے اپنے پروردگار کی

عبادت سے انحراف کیا اور اسکے ساتھ دوسروں کو شریک بنایا تم نے اپنے شیطانوں کے لئے جانوروں کی قربانیاں دیں اور شاہ مدار اور سالار غازی کے مزاروں پر حج کئے' تمہاری یہ حرکات کتنی بری ہیں' تم میں سے بہت سے لوگ ہیں کہ ان کے پاس نہ زیادہ مال ہے اور نہ آمدنی' لیکن وہ اپنے لباس' زینت و آرائش اور کھانے میں تکلف کرتے ہیں اور ان کی آمدنی ان چیزوں کے لئے کافی نہیں ہوتی' چنانچہ اس وجہ سے ان کی عورتوں کے حقوق پورے نہیں ہوتے۔

تم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو شراب پیتے اور فواحش کا ارتکاب کرتے ہیں' ان سے ان کی معاش دینوی بھی ضائع ہوتی ہے اور آخرت بھی' اللہ نے تمہارے لئے اتنی روزی یقیناً فراہم کردی ہے کہ اگر تم میانہ روی اختیار کرو تو وہ تمہارے لئے اور ان کے لئے جن کے تم پر حقوق ہیں' کافی ہو اور آخرت کے زادراہ کے لئے بھی کافی ہو' تم نے اپنے پروردگار کی نعمت کی ناشکری کی اور بری تدبیر کو اختیار کیا' تم جہنم کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے' اپنی صبحیں اور شامیں اللہ کے ذکر میں' پورا دن اپنی حرفتوں اور اپنے پیشوں میں اور راتیں اپنی بیویوں کے ساتھ صرف کرو' آمدنی سے کم خرچ کرو اور اس سے جو بچے غریب الوطن اور محتاج ہوں ان کی مدد کرو کچھ آنے والی آفات اور ضرورتوں کے لئے بچا کر رکھو' اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ تم لوگوں کی غلط تدبیر ہوگی۔

میں مسلمان جماعتوں سے بحیثیت مجموعی ایک بات کہتا ہوں:

اے بنی آدم کے گروہو! تمہارے اخلاق میں فتور آ گیا ہے' تم پر بخل اور کنجوسی نے غلبہ پالیا ہے' شیطان کا تم پر تسلط ہو گیا ہے' عورتیں مردوں کے سر ہو گئی ہیں' اور مرد عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں' تم حرام کو اچھا سمجھتے ہو' اور حلال کو برا' میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ ایک آدمی کو ایسی چیزوں کا مکلف بناتا ہے' جس کی وہ استطاعت رکھتا ہے' اپنی جنسی خواہش کی نکاح سے تسکین کرو' خواہ تمہیں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا پڑیں' اپنے کھانے پینے اور لباس میں ایسا تکلف نہ کرو کہ تم اس کے مصارف کا بار نہ اٹھا سکو' اپنی بیوی کو معلّق بنا کر نہ چھوڑو (کہ نہ اسے گھر بساؤ اور نہ طلاق دو) اپنے اوپر چیزوں کو تنگ نہ کرو' کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے نفوس فسق وفجور کی طرف مائل ہوں گے' اللہ یہ پسند کرتا ہے کہ اسکی عطا کردہ رخصتوں پر اسی طرح عمل پیرا ہو جیسے اس کی مقرر کردہ عزیمتوں پر اپنے پیٹوں کی خواہش کا مداوا کھانوں سے کرو اور اتنا کماؤ جو تمہارے لئے کافی ہو' لوگوں پر بار نہ بنو کہ ان سے مانگتے رہو' اور وہ تمہیں کچھ دینے سے انکار کردیں' اسی طرح خلفاء اور امراء پر بار نہ بنو' تمہارے لئے اچھی بات یہ ہے کہ ہاتھوں سے کماؤ' اس سے مستثنیٰ صرف وہ بندہ ہو سکتا ہے جسے اللہ نے یہ الہام کیا ہو کہ اس کے لئے کافی ہے' اور اسے وہ فقر وفاقہ سے محفوظ رکھے۔

اے بنی آدم کے گروہو! جسے رہنے کیلئے مسکن' پیاس بجھانے کیلئے پانی' پیٹ بھرنے کیلئے کھانا' تن ڈھانکنے کیلئے کپڑا' جنسی ضروریات کیلئے بیوی جو معیشت میں اسکی مددگار ومعاون ہو' میسر آ جائے تو اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

(بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)